[1996] سپریم کورٹ رپوٹس10.S.C.R

از عدالت عظمی

شیر سنگھ اور دیگران

بنام

گامڈور سنگھ

13 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

مشترکہ خاندانی جائیداد – جائیداد میں حصص کے وضاحت کے لیے اپیل کنندگان کی طرف سے دائر مقدمہ – اے کی طرف سے کیا گیا اعتراف کہ جائیداد آبائی مشترکہ خاندانی ملکیت تھی – حکم نامہ اسی کے مطابق منظور کیا گیا – جواب دہندہ کی طرف سے دائر مقدمہ اس وضاحت کے لیے کہ پہلے کے مقدمے میں حکم نامہ گٹھ جوڑ تھا اور اس پر پابند نہیں تھا کیونکہ وہ پچھلے مقدمے میں فریق نہیں تھا – ٹرائل کورٹ کی طرف سے دیا گیا حکم نامہ جس میں کہا گیا ہے کہ مدعا علیہ مشترکہ خاندان کا رکن ہونے کے ناطے چھٹے حصے کا حقدار تھا – پہلی اور دوسری اپیل میں تصدیق شدہ فرمان – عدالت عظمیٰ کے سامنے اپیل – دونوں فریق اس بنیاد پر آگے بڑھے کہ یہ ایک مشترکہ جائیداد تھی جس کا تعلق تھا۔ مشترکہ ہندو خاندان کو – تمام عدالت کی طرف سے درج کردہ نتیجہ یہ ہے کہ جائیداد مشترکہ ہندو خاندان کی تھی – لہذا، یہ نتیجہ کہ مدعا علیہ اپنی پیدائش کی وجہ سے چھٹے حصے کا حقدار ہے، اچھی طرح سے جائز ہے اور یہ نتیجہ کہ پچھلا فرمان اسے دھوکہ دہی سے داغدار ہونے کے طور پر پابند نہیں کرتا ہے، قانون کی کسی بھی غلطی سے خراب نہیں ہوتا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1996 کا16965۔

1995 کے آر ایس اے نمبر 2617 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 8.12.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے اجگر سنگھ، دیویندر ورما اور مسز نریش بکشی

میسر شالو اور راکیش کے آر۔ جواب دہندہ کے لیے شرما

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا۔

یہ اپیل، خصوصی اجازت کے ذریعے، پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے، جو 8 دسمبر 1995 کو آر ایس اے نمبر 2617 / 95 میں دیا گیا تھا۔

اپیل گزاروں نے بدن سنگھ کے بیٹے ارجن سنگھ کے خلاف سب جج، تھری کلاس، پٹیالہ عدالت میں 9.2.1978 کا مقدمہ نمبر 8 دائر کیا تھا تا کہ یہ وضاحت کیا جا سکے کہ اس مقدمے میں مدعی مالک تھے اور 1968 سے مدعا علیہ کے ساتھ، کھیوت کھٹا نمبر کے 5 / 5 کسرا نمبر کے ID3 (ID2) وغیرہ گاؤں گھگا، تحصیل سمنہ، ضلع میں واقع 74 کنال 12 مرلوں پر مشتمل زرعی زمین کے 5 / 6 ویں حصے کی حد تک قبضے میں تھے۔ پٹیالہ۔ ارجن سنگھ نے اپنی استدعا میں اعتراف کیا تھا کہ یہ جائیداد آبائی ہندو مشترکہ خاندان کی ملکیت تھی اور اس کے لیے ایک فرمان جاری کیا گیا تھا۔ موجودہ مقدمہ اس معاملے میں مدعا علیہ گامڈور سنگھ کی طرف سے اس وضاحت کے لیے دائر کیا گیا کہ اس میں موجود فرمان گٹھ جوڑ کا حکم تھا اور اسے پابند نہیں کرتا تھا۔ ٹرائل عدالت نے حکم نامہ منظور کیا۔ اپیل پر اس کی تصدیق ہوئی اور دوسری اپیل مسترد کر دی گئی۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل شری اجاگر سنگھ کی طرف سے یہ دلیل دی ہے کہ جب تک مدعا علیہ یہ ثابت نہیں کرتا کہ تین آنے والی نسلوں کا مشترکہ ہندو خاندان موجود ہے، اس بات کا کوئی مفروضہ نہیں ہے کہ جائیداد مشترکہ ملکیت ہے۔ لہذا، مندرجہ ذیل عدالت عالیان کا یہ نظریہ کہ یہ ایک مشترکہ ملکیت ہے اور یہ کہ مدعا علیہ خاندان میں اپنی پیدائش کی وجہ سے جائیداد میں چھٹے حصے کا حقدار ہے اور پچھلا فرمان جس کا وہ رکن نہیں تھا اسے پابند نہیں کرتا ہے، قانون میں درست نہیں ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ پچھلے مقدمے میں یہ ان کا اپنا معاملہ تھا کہ یہ آبائی ملکیت ہے اور ارجن سنگھ اور اس کے بیٹے مشترکہ خاندان کے ہیں۔ ایک بار جب مشترکہ خاندان کا وجود تنازعہ میں نہ آجائے تو ضروری ہے کہ خاندان کے پاس موجود جائیداد مشترکہ جائیداد کی نوعیت اختیار کر لے اور خاندان کا ہر فرد پیدائشی طور پر مشترکہ جائیداد میں حصص کا حقدار ہو جب تک کہ شریک پارسنرز میں سے کوئی بھی الگ الگ استدعاوں کے ذریعے استدعا نہ کرے اور یہ ثابت نہ کرے کہ کچھ جائیدادیں یا تمام جائیدادیں اس کی خود حاصل کردہ جائیدادیں ہیں اور انہیں مشترکہ جائیداد میں ضم نہیں کیا جا سکتا۔

یہ طے شدہ قانون ہے کہ یہاں تک کہ خود سے حاصل کردہ جائیداد کو بھی مشترکہ خاندانی ہاٹ چاپٹ میں ملایا جا سکتا ہے جو شریک جائیداد کے کردار کو گھیرے ہوئے ہے۔ تحریری بیان میں یہ بھی استدعا نہیں کی گئی ہے کہ یہ مشترکہ خاندانی ملکیت نہیں ہے۔ ٹرائل عدالت کی طرف سے اٹھایا گیا پہلا مسئلہ جس پر اعتراض نہیں کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ آیا جائیداد فریقین کی آبائی ملکیت تھی؟ دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ آیا مدعی مقدمے کی زمین پر مشترکہ قبضہ کا حقدار ہے اور تیسرا مسئلہ یہ تھا کہ آیا پچھلا فرمان مدعا علیہ کو پابند کرتا ہے؟ ان حالات میں، دونوں فریق اس بنیاد پر آگے بڑھے کہ یہ مشترکہ ہندو خاندان سے تعلق رکھنے والی مشترکہ ملکیت تھی۔ تمام عدالت عالیان کی طرف سے درج کردہ نتیجہ یہ ہے کہ جائیداد مشترکہ ہندو خاندان کی تھی۔ لہذا، یہ نتیجہ کہ مدعا علیہ اپنی پیدائش کی وجہ سے چھٹے حصے کا حقدار ہے، اچھی طرح سے جائز ہے اور یہ نتیجہ کہ پچھلا فرمان اسے دھوکہ دہی سے داغدار ہونے کا پابند نہیں کرتا، قانون کی کسی بھی غلطی سے خراب نہیں ہوتا ہے۔

یہ بھی ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ وہ پہلے کے مقدمے میں فریق نہیں تھا اور حکم نامہ اس کی رضامندی کے بغیر دیا گیا تھا۔ ان حالات

میں، یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ یہ ایک ساز باز فرمان ہے، شواہد کی تعریف پر مبنی حقیقت کی تلاش ہے۔ ان حالات میں، ہمیں مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کا کوئی ٹھوس سوال نہیں ملتا ہے۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔ این۔ اے

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this document